بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۷ ذوالحج ۱۳۸۹ھ - ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۹ھش - ۱۴ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۳۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا

اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبتِ ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سُنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جُھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمّہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پُورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کُنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دُور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کی آواز سُنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندا چولا اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک نُور کا پیراہن لیتا ہے اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دُنیا میں دیدار اور گفتار اور جنّت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۰، ۲۱)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا ہے تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

• ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح نسبتاً اچھی ہے۔ ویسے بالعموم کبھی کبھی سر درد اور دل کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے جس کی وجہ سے طبیعت یکدم ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب مبلغ جرمنی وہاں گردے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قاضی صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر)

• برادرم عزیزم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کے متعلق کراچی سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ابھی تک زخم اندر سے خشک نہیں ہوا جس کے باعث ورم ہے اور درد اور بے چینی کی تکلیف رہتی ہے صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد مندانہ درخواستِ دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

• ۱۴ فروری ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں سالانہ صنعتی نمائش لگائی جا رہی ہے۔ خواتینِ ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نمائش میں شامل ہو کر بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ہیڈ ماسٹر فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول۔ ربوہ)

مجلس مشاورت

اس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۲۷-۲۸-۲۹ امان ۱۳۴۹ھش مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

احباب حسبِ قاعدہ جماعت سے مشورہ کے بعد تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۹ھش مطابق ۱۹ فروری ۱۹۷۰ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا دیں۔ احباب سے بروقت تجاویز ارسال کرنے کی درخواست ہے۔ نیز نمائندگان کا انتخاب کر کے بھی جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ر تبلیغ ۱۳۴۹ہش

اسلامی اقتصادی نظام

اور

خطبات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے دنوں متعدد خطبات اسلام کے اصولوں کے مطابق اقتصادی نظام کے متعلق فرمائے تھے۔ نظارت اصلاح وارشاد نے ان خطبات کو ایک خوبصورت جلد میں "اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ" کے نام سے شائع کیا ہے۔

ناشرین نے ان خطبات کو الگ الگ عنوان سے درج کیا ہے اور تاریخوار پیش کئے ہیں تاکہ تسلسل خیال خطبات کے موافق رہے۔ ذیل میں ہم ان عنوانات کی فہرست درج کر دیتے ہیں:-

(۱) عبادت کی ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے تین بنیادی چیزیں،
(خطبہ فرمودہ ۹ر ہجرت ۱۳۴۸ہش (مئی ۱۹۶۹ء)

(۲) اسلام کا اقتصادی نظام (خطبہ فرمودہ ۳۰ر ہجرت (مئی)

(۳) ہر فرد کی قوت اور استعداد کو کمال تک پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ میسر ہونی چاہیئے۔
(فرمودہ ۶ر احسان ۱۳۴۸ہش)

(۴) اسلام کا اقتصادی نظام امہات الصفات پر قائم ہے۔
(فرمودہ ۱۳ر احسان ۱۳۴۸ہش)

(۵) اسلام کا اقتصادی نظام انسان کے بنائے ہوئے تمام نظاموں سے بہتر، ارفع اور اعلیٰ ہے۔
(خطبہ فرمودہ ۲۴ر احسان ۱۳۴۸ہش)

(۶) اقتصادیات پر اثرانداز ہونے والی آفاتِ نفس سے بچنے کا حکم
(فرمودہ ۱۱ر وفا ۱۳۴۸ہش)

(۷) ہر عادت اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان کے مطابق ہونی چاہیئے۔
(فرمودہ ۱۸ر وفا (جولائی) ۱۳۴۸ہش)

(۸) اسلام کے اقتصادی نظام میں اسراف کی ممانعت
(فرمودہ ۲۵ر وفا (جولائی) ۱۳۴۸ہش)

(۹) اقتصادی نظام کی منصوبہ بندی کی بنیاد حق وحکمت پر مبنی ہونی چاہیئے
(فرمودہ ۲۶ر تبوک (ستمبر) ۱۳۴۸ہش)

(۱۰) کارکنوں کی اجرت ان کی بہترین کارکردگی کے مطابق ہونی چاہیئے۔
(فرمودہ ۳ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۸ہش)

خطباتِ طیبہ کا یہ عشرہ مبارکہ اس جلد کی زینت ہیں۔ عنوانات سے جن کی فہرست اُوپر دی گئی ہے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام کے متعلق ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور موجودہ زمانے کے حالات کو مدنظر رکھ کر قرآنِ کریم کی روشنی میں اسلامی نظام کی فوقیت ہی نہیں بتائی گئی بلکہ اس کے قابلِ عمل ہونے کی صورتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ ہم انشاءاللہ الفضل میں ان خطبات کے بعض حصے وقتاً فوقتاً شائع کریں گے۔

آج اقتصادیات کو دنیا کے کاروبار میں جو مقام حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ تمام دنیا کے دانشور اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں مگر انسانی تدابیر محدود ہونے کی وجہ سے یہ جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکی اور متضاد نظریات کی وجہ سے ہر ملک میں بے اطمینانی کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اقتصادیات کا مسئلہ اس لحاظ سے بڑا اہم ہے۔ اگر دنیا اس مسئلہ کو حل کر لے تو کافی حد تک امن کے قیام کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس وقت تک سوشل نظام اور سرمایہ داری نظام کی مختلف صورتیں چل رہی ہیں۔ چنانچہ دونوں نظاموں میں جنگِ زرگری جاری ہے۔

سرمایہ داری اور سوشل نظاموں کی اپنی اپنی بُرائیاں اس قدر ظاہر و باہر ہیں کہ خود ان نظاموں کے حامی اپنی تدابیر سے مطمئن نہیں ہیں اور ہر روز ان میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور اُونٹ کسی کروٹ بیٹھتا نظر نہیں آتا۔

آج پاکستان میں بھی اقتصادی نظام کے متعلق لڑائی لڑی جا رہی ہے یہ جنگ تمام دنیا میں جاری ہے۔ یورپ کی اقوام تو ایک یا دوسرے نظام سے چمٹی ہوئی ہیں اور اپنے اپنے ماحول میں ان کو اطمینان سے چلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مشکل افریقی اور ایشیائی ملکوں میں پیدا ہو رہی ہے جہاں ابھی معاشیات کا مسئلہ طفلی کی حالت میں ہے اور سیاست بھی غیر مطمئن ہے۔ چنانچہ عربستان، انڈونیشیا اور اسلامی افریقہ کے ممالک اس مسئلہ کی وجہ سے سخت بحران کے حالات میں سے گزر رہے ہیں اور آئے دن وہاں انقلابات جو اکثر فوجی اور خونی ہوتے ہیں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

اسلامی اقتصادی نظام کو جس طرح قرآنِ کریم نے پیش کیا ہے اور جس کی وضاحت موجودہ حالات کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے صرف اور صرف اسی نظام کو اپنانے سے دنیا میں اطمینان اور امن وامان کی فضا پرورش پا سکتی ہے۔

زیرِ نظر خطبات میں اسلامی اقتصادی نظام کا نقشہ نہایت جچے تُلے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اگر کم از کم مسلمان اقوام ہی ان اصولوں کو اپنانے کی کوشش کریں تو وہ دُنیا کے سامنے ایک نمونہ پیش کر سکتی ہیں مگر افسوس ہے کہ مغربی ازموں نے ان کو پریشان کر رکھا ہے اور وہ لوگ بھی جو اسلامی اقتصادی نظام کے حامی ہیں ابھی تک اس نظام کے مالہ و ماعلیہ کو اچھی طرح واضح نہیں کر سکے۔ یہ خطبات اس لحاظ سے بڑے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

یومِ مصلح موعود

۲۰ر فروری کو "یومِ مصلح موعود" ہے جماعتِ احمدیہ اِس تقریب پر جلسے کرتی آئی ہے۔ امسال ۲۰ر فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں سہولت سے جمعہ کے دن اپنے ہاں جلسہ منعقد کر سکتی ہیں وہ ضرور کریں اور جو اتوار کو جلسہ کر سکیں وہ ۲۲ر تبلیغ مطابق ۲۲ر فروری کو جلسہ کر لیں۔ یہ جلسے اس دن کی شان کے شایاں ہونے چاہئیں۔ جلسے کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

○ گرجاؤں اور سکولوں میں تقاریر ۔ تعلیم و تربیت
○ ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات کی تقسیم ○ ۱۲ افراد کا قبولِ اسلام

سہ ماہی رپورٹ از یکم اکتوبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۹ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سکرٹری امریکن مشن مقیم واشنگٹن

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امریکہ میں ہماری تبلیغ کا کام کامیابی سے جاری رہا۔ اس کامیابی میں اضافہ ہمارے ایک نئے مبلغ جناب مکرم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب بنگالی کی آمد سے ہوا جو ماہ اکتوبر میں امریکہ دوبارہ خدمت دین کے لئے تشریف لائے۔ خدا تعالیٰ ان کا امریکہ میں دوبارہ تشریف لانا جماعت کی ترقی کا موجب بنائے آمین

تبلیغ

اس عرصہ رپورٹ میں تبلیغ کا کام سارے حلقوں میں کامیابی سے جاری رہا۔ چنانچہ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ڈیٹن میں علاوہ زائرین کو تبلیغ کرنے کے غیر از جماعت احباب سے ان کے گھروں میں جا کر بھی ملتے رہے۔ اور ان کو لٹریچر دیتے رہے۔ (ب) تقریب کے حلقہ میں جا کر اشتہارات تقسیم کرتے رہے (ج) مقامی ممبران کو بطور خود ہفتہ میں ایک دفعہ اور بعض اوقات دو دفعہ بھیجا جاتا رہا۔ جو اشتہارات تقسیم کرتے رہے کتب بھی فروخت کرتے رہے۔ اور زبانی تبلیغ بھی کرتے رہے۔ (د) چار دفعہ بعض دوستوں کے ساتھ لوگوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ میں مصروف رہے۔ مسجد میں پبلک جلسے منعقد کئے جاتے رہے۔ جس میں غیر مسلم آنے والوں کو تبلیغ بھی کی جاتی رہی۔ اور لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ کئی ایک احباب کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ایک اشتہار Jesus Christ and The Bible تین دفعہ شائع کر کے تقسیم کیا جاتا رہا۔ اسی طرح امریکہ میں تبلیغ کے لئے مسلم سن رائز کا تیسرا ایشوع شائع کیا گیا۔ جس میں مرکز سلسلہ سے وابستگی اور خلیفۂ وقت سے تعلق پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خطبہ شائع کیا گیا۔ اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ اور تبلیغی نقطۂ نگاہ سے اہم مضامین شائع کئے گئے۔ علاوہ ہمارے مشنوں اور افراد کے غیر مسلم احباب بھی رسالہ خرید کر مستفید ہوتے رہے۔

محترم عبدالرحمن خان صاحب بنگالی بھی بسوں کے اڈوں۔ سٹوروں۔ دفتروں میں جا کر اشتہارات تقسیم کرتے رہے۔ جو دوست برائے حصول انفارمیشن مشن میں آتے رہے ان کو بھی آپ تبلیغ کرتے رہے۔ اور لٹریچر برائے مطالعہ دیتے رہے۔

خاکسار بھی اپنے حلقہ یعنی شہر کے مختلف علاقوں میں جا کر احباب سے ملتا رہا۔ گفتگو کرتا رہا۔ ان کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ اور لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔ تقریباً ۱۹۰ افراد کو ذاتی طور پر لٹریچر پہنچایا گیا۔ ان احباب میں چند ایک پوسٹل کلرک۔ ایک بنک کے دو Tellers اور ایک مینجر اور وائس پریذیڈنٹ شامل ہیں۔ ان سب سے مختصر سی گفتگو ہوئی اور ٹریکٹ دیئے گئے۔

بیرون واشنگٹن سے کئی غیر مسلموں اور ممبران جماعت کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آتی رہی۔ تقریباً ۷۰ افراد کو لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا۔

۳۰ کے قریب غیر مسلم افراد برائے حصول انفارمیشن واشنگٹن مشن ہاؤس میں آئے۔ جن سے لمبی گفتگو ہوتی رہی۔ ان میں سے قابل ذکر واشنگٹن کی امریکن یونیورسٹی کے ایک طالب علم اور نیویارک میں کولمبیا یونیورسٹی کے ایک طالب علم تھے۔ کوئی دو گھنٹے تک ان سے احمدیت پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ واپسی پر دونوں کو انگریزی اور عربی کا لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح نارورن یونیورسٹی آف ورجینیا (شارلٹس ول) کے دو طالب علم بھی برائے حصول معلومات آئے۔ ان سے مختصر سی گفتگو ہوئی۔ ان کو بھی مزید مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ ایک امریکن غیر احمدی دوست اپنی مصری بیوی کے ہمراہ مشن میں آئے۔ ہماری ہفتہ وار میٹنگ میں شامل ہوئے۔ ان سے گفتگو ہوئی۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو انگریزی اور عربی لٹریچر دیا گیا۔

تقاریر

بالٹی مور کے کمیونٹی کالج میں ۵۰ طلباء کے سامنے خاکسار کو ایک تقریر کا موقعہ ملا۔ یہ تقریر کوئی ایک گھنٹہ کی تھی۔ اس کے بعد طلباء نے تقریباً ایک گھنٹہ تک سوالات کر کے اسلام اور احمدیت پر مزید معلومات حاصل کیں۔ تقریر کے بعد طلباء میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح خاکسار کو واشنگٹن کی ایک نواحی بستی Hyattsville md کے ایک کیتھولک گرلز ہائی سکول کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی۔ یہ ہسٹری کی کلاس تھی۔ جس میں ۶۰ طالبات نے شرکت کی۔ ہسٹری کا استاد اور دو Nuns بھی شامل تھیں۔ ۵۰ منٹ تک تقریر کی۔ جس میں اسلام کے بنیادی اصول، ایمانیات اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآنی تعلیم پیش کی گئی۔ تقریر کے بعد لمبا عرصہ سوال و جواب ہوتے رہے۔ Nuns خاص طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خدا ہونے پر بحث کرتی رہیں۔ اور خاکسار اسلامی تعلیم سے ان کو آگاہ کرتا رہا۔ دوران بحث میں کئی دفعہ طالبات نے Nuns کے سوالات کے Refutation پر تالیاں بجا کر خاکسار کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ تقریر بڑی کامیاب رہی۔ تقریر کے بعد لڑکیوں کو مزید مطالعہ کے لئے اشتہارات دیئے گئے۔

مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب کو ڈیٹن کی نواحی بستی سنٹرول میں جا کر وہاں کے Seventh Day Adventist Church کے ایک سکول میں دو دفعہ تقریر کی دعوت ملی۔ آپ نے طلباء کو خطاب کیا۔ اور استاد اور طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

کلیولینڈ میں ایک یوم التبلیغ منایا گیا جس میں ہر ایک ممبر کو ایک غیر مسلم دوست کو ساتھ لانے کی تاکید کی گئی۔ چنانچہ اس دن کئی ممبر اپنے دوستوں کو ساتھ لائے۔ مکرمی بنگالی صاحب نے اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیا۔ سوالات کے جوابات دیئے۔ اور احباب میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک کالج کا طالب علم ایک دن اپنے تین دوستوں کو کلیولینڈ مشن میں لایا۔ جن سے بنگالی صاحب کی گفتگو ہوئی۔ اور ان کو لٹریچر دیا۔ ایک اور دوست کی معرفت ایک غیر مسلم دوست مشن میں آئے۔ جن کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور لٹریچر بھی۔ اسی طرح کئی اور زائرین آئے۔ جن کو بنگالی صاحب معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ اور لٹریچر دیتے رہے۔

سفر دورہ جات

مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب کلیولینڈ مشن کے دورے پر گئے۔ جہاں پر عبدالرحمن خان صاحب بنگالی کا استقبال بھی کیا۔ اور جماعت کو نصائح بھی کیں۔ خاکسار نیویارک کے دورے پر گیا۔ مقامی مشن کی طرف سے ایک تبلیغی اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا۔ خاکسار نے "احمدیت کیا ہے؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار بوسٹن مشن کے دورے پر بھی گیا۔ وہاں کی مقامی جماعت کا ایک اجلاس بلایا۔ ان کے کام کا جائزہ لیا۔ اور تعلیمی اور تربیتی امور پر ہدایات دی گئیں۔ تبلیغی کام میں وسعت دینے کے لئے مشورہ دیا گیا۔

مکرمی قریشی صاحب ڈیٹن کے نزدیک ۴۰۔۵۰ میل کے فاصلے پر دو شہروں کولمبس اور سنسناٹی میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں پر جا کر اشتہارات تقسیم کرتے رہے۔ اور ممبران سے کرواتے رہے۔ کئی ایک افراد کو انفرادی طور پر لکھ کر بھی پیغام بھیجتے رہے۔

رمضان شریف

رمضان شریف کے مبارک موقعہ پر قرآن کریم کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا رہا۔ واشنگٹن میں چار افراد نے اس مبارک مہینے میں قرآن ختم کیا۔ اسی طرح کلیولینڈ میں ۱۱ر نومبر سے ۹ر دسمبر تک روزانہ قرآن کریم کا ایک پارہ مشن ہاؤس میں پڑھا جاتا رہا۔ اور بعد میں نماز تراویح کا انتظام بھی رہا۔ قرآن خوانی کے دوران حاضرین کو مختصر طور پر مومنوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ اور کفار کو warnings کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہا۔ موسم کے خراب ہونے کے باوجود کئی احباب باقاعدگی سے مشن میں ہر شام آتے رہے۔ اور قرآن پڑھنے اور تراویح کی نماز میں شامل ہوتے رہے۔ اسی طرح ڈیٹن میں بھی قریشی مقبول احمد صاحب رمضان کے مہینے میں

روزانہ قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس دیتے رہے۔ اور سارا قرآن ختم کیا۔

عید الفطر

عید الفطر بڑی خوشی سے منائی گئی۔ کلیولینڈ میں وہاں کے ایک مقامی اخبار پلین ڈیلر نے عید الفطر پر مختصر سا نوٹ دیا۔ ممبران نے مسجد کے ہال کو صاف کیا اور سجایا۔ ڈاکٹر بشیر الدین صاحب اسامہ بمعہ فیملی ڈیٹرائٹ سے آئے اور نماز عید میں شرکت کی۔ عید کے خطبہ میں بنگالی صاحب نے ممبران کو یہ تلقین کی کہ جو مبارک عادات ماہ رمضان میں سیکھنے کی ہدایت کی گئی ہے ان پر رمضان کے بعد بھی عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

عید کے تیسرے دن ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں ممبران جماعت کے علاوہ کئی ایک غیر مسلم بھی شریک ہوئے جن کو لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح ڈیٹن مشن میں عید الفطر شان سے منائی گئی۔ مکرمی قریشی صاحب نے ممبران کے ساتھ مل کر مسجد کی صفائی کی انتظام کیا۔ سجایا۔ غیر مسلموں کے لئے ایک خاص دعوت کا انتظام کیا گیا۔ اور ان کو تبلیغ کی گئی۔ بچوں میں پھل اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور نقدی دی گئی۔۔ اور عید کے دن کلوا جیبعا کا انتظام کیا گیا اور پھر اتوار کی شام کو خاص دعوت بھی دی گئی۔ جس میں معہ دوستوں نے ایک بھیڑ کا گوشت ہدیۃً دیا۔

واشنگٹن میں بھی عید الفطر خاص خوشی سے منائی گئی۔ ۵۰ کے قریب افراد نماز عید میں شامل ہوئے۔ عید کے خطبہ میں احباب کو رمضان میں کی گئی قربانیوں اور ڈسپلن قائم رکھنے کی سپرٹ کو ہمیشہ تازہ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ نماز کے بعد ناشتہ دیا گیا۔ پھر ایک پاکستانی دوست نے عید ملن پارٹی کا انتظام اپنے گھر کیا جس میں سارے ممبر شریک ہوئے۔ شام کو خاص دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں علاوہ ممبران کے کئی ایک غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے بعض احباب واشنگٹن سے باہر آ کر عید کی نماز میں شامل ہوتے

Miss [illegible] سے ہماری ایک سفید احمدی بہن مریم صالحہ عید پر واشنگٹن آئیں۔ اور پانچ دن واشنگٹن ہاؤس میں ٹھہریں۔ بالٹی مور سے ایک پاکستانی احمدی نرس بہن عید میں شمولیت کے لئے آئیں۔ چھ دن ہمارے پاس ٹھہریں۔ اور عید کے بعد واپس تشریف لے گئیں۔

تعلیم و تربیت

ممبران کی تعلیم و تربیت کا کام جماعتوں میں باقاعدہ ہوتا رہا۔ مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب خطبات جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اپنے الفاظ میں پیش کر کے عمل کی تلقین کرتے رہے۔ اتوار کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے قرآن کریم۔ حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔ اور تقاریر کے ذریعہ احباب کی تربیت کی جاتی رہی۔ قریشی صاحب نے قریباً ایک ماہ تک قبل از مغرب تربیتی اور تعلیمی کلاس منعقد کر کے احباب اطفال اور ناصرات کو یسرنا القرآن پڑھایا۔ نماز یاد کرانے کا اہتمام کیا گیا۔ پھر نماز فجر کے بعد روزانہ یسرنا القرآن پڑھانے اور نماز کے اسباق دینے کا اہتمام کیا۔ اطفال اور ناصرات کو اتوار کے دن سورۃ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرائی جاتی رہیں اسی طرح احباب جماعت کی تربیت کے پیش نظر ہر ماہ احمدیہ گزٹ وقت مقررہ پر شائع کیا جاتا رہا۔ جس میں قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات اور مرکز سلسلہ کی اہم خبریں شائع کی جاتی رہیں۔ اسی طرح مقامی مشنوں کی کارروائی سے مطلع کیا جاتا رہا۔ اور ضروری اعلانات کئے جاتے رہے۔ اور اس طرح جماعت کو بیدار رکھنے کی کوشش کی جاتی رہی۔

اسی طرح کلیولینڈ میں اتوار کے اجلاسوں میں قرآن کریم کے درس کے علاوہ حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ ممبران کو ہفتہ وار اجلاسوں میں تقریر کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ محترمی بنگالی صاحب نے ایک خاص تربیتی کلاس لگائی۔ جس میں نماز اسلام کے بنیادی اصول اور یسرنا القرآن وغیرہ کے بارے میں تعلیم دی جاتی رہی۔ ممبران نے اس میں بہت دلچسپی لی۔

واشنگٹن میں بھی خدا کے فضل سے تعلیمی و تربیتی پروگرام جاری رہا۔ خطبات جمعہ دیئے جاتے رہے۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو مختصر طور پر احباب کے سامنے پیش کیا جاتا رہا اور دیگر دینی ضروریات کے بارے میں احباب کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ اتوار اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے جس میں درس قرآن کریم حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اہتمام رہا۔ بعض ممبران تقاریر میں حصہ لیتے رہے۔ اسی طرح بعض احباب وقتاً فوقتاً یسرنا القرآن۔ نماز کے اسباق لیتے رہے۔ اور دوسرے علمی مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ جو ہم سب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا رہا۔ بعض بچے یسرنا القرآن اور قرآن شریف کے اسباق لینے کے لئے روزانہ آتے رہے۔ بچوں کی یہ کلاس روزانہ میری اہلیہ لیتی رہیں۔ اور بڑی محنت سے بچوں کو پڑھاتی رہیں۔

دفتری کام۔

دفتر کا کام باقاعدگی سے روزانہ ہوتا رہا۔ آمدہ خطوط کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ خاکسار مالی معاملات کا اہتمام کرتا رہا۔ چندہ جات کا اندراج اور ماہوار مالی گوشوارہ جات کا مرکز کو بھجوانے کا انتظام باقاعدگی سے کرتا رہا۔ بقایا جات اور تحریک جدید کے نئے سال کے چندہ جات کے وعدوں کے بارے میں افراد اور عہدہ داران جماعت سے خط و کتابت کرتا رہا۔ بیرون امریکہ سے آئے ہوئے خطوط کا جواب دیتا رہا۔ لٹریچر کی مانگ آنے پر احباب کو لٹریچر بھجواتا رہا۔ اسی طرح دوسرے دفتری امور کو روزانہ کافی وقت دیتا ر[ہا]

اسی طرح مکرمی قریشی مقبول احمد صاحب بھی دفتری امور کو سرانجام دیتے رہے آمدہ خطوط کے جوابات دیتے رہے۔ تبلیغی خطوط بھی لکھتے رہے۔ لٹریچر طالبین کو بھیجتے رہے۔ احمدیہ گزٹ ماہانہ چھاپ کر اس کی ترسیل کا انتظام کرتے رہے۔ آپ نے مسلم سن رائز کا ایک ایشوع اکتوبر اور نومبر کے مہینوں پر مشتمل شائع کرنے کا انتظام کیا۔ اور افراد اور مشنوں کو بھجوایا۔

نیشنل لجنہ اماء اللہ امریکہ کے عہدہ داران کا ایک اجلاس بلیک برگ (ورجینیا) میں ہوا جس میں شمولیت کے لئے قریشی صاحب تشریف لے گئے۔ ضروری مشورہ جات دیئے گئے۔ اور نصائح کی گئیں

متفرق۔

ڈیٹن کے ایک پرانے احمدی دوست اکمل رسول صاحب وفات پا گئے۔ ان کی تجہیز و تدفین کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مقامی ممبران نے پوری طرح حصہ لیا۔ آخر پر قارئین الفضل سے ہم مرحوم بھائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور امریکہ میں مبلغین کی تبلیغی مساعی میں کامیابی اور اسلام کی جلد از جلد ترقی کے لئے بھی دعا کے خواہشمند ہیں۔

بیعت۔

بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں بارہ غیر مسلم احباب نے احمدیت قبول کر کے اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں استقامت عطا فرماوے۔ اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ اور مزید لوگوں کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق بخشے اور امریکہ میں جلد از جلد اشاعت اسلام کے مواقع پیدا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے والد صوبر خان سابق امیر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان مورخہ ۲/۲ ۲ کو بوقت ایک بجے رات اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم بہت نیک تہجد گزار اور موصی تھے۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مورخہ ۲/۳ کو ۱۰ بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ سے جا کر مرحوم کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا بھی محترم مولانا صاحب موصوف ہی نے کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

پنشنر رسالدار فضل الٰہی ٹوپی ضلع مردان

۲۔ میرے والد مکرم ملک محمد شفیع صاحب مورخہ ۲/۴ بروز بدھ وار بوقت ساڑھے سات بجے شام اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بہت نیک اور خدا ترس تھے۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ مہمان نوازی میں بڑی خوشی محسوس کرتے تھے۔ اگر کسی کی بیماری کا علم ہو جاتا تو دن میں کئی بار اس کی خبر گیری کے لئے جاتے۔ اگر کوئی غریب کسی غرض کے لئے آتا تو اسے خالی ہاتھ واپس نہ کرتے تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور ہم سب کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ملک سعید احمد (سیکرٹری وقف جدید)
جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد

حقوق العباد ــــ اور ــــ خدمتِ والدین

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ محکمہ امداد باہمی۔ بلاک نمبر ۷۔ ڈیرہ غازیخان)

دین کی دو شاخیں ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق تو ظاہر ہیں کہ شرک نہ کیا جائے اور اس کی عبادت صدق دل اور اخلاص سے کی جائے۔ حقوق العباد میں سب سے اول نمبر والدین کے حقوق کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ

یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ دوسری جگہ فرمایا

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ

یعنی شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا۔ گویا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد والدین کی فرمانبرداری اور ان سے احسان کا ذکر فرمایا اور اپنے شکر کے ساتھ ماں باپ کے شکر کو ملا دیا۔ اگر غور کیا جائے تو ان احکامات سے والدین کی عظمت اور بزرگی کا پتہ چلتا ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ان سے ادب اور احترام سے پیش آؤ۔ ان کے حکموں کی تعمیل کرو۔ جب وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے سامنے اُف تک نہ کرو۔ کوئی ایسی بات نہ کرو جو ان کو رنجیدہ کرنے والی ہو گستاخی سے پیش نہ آؤ۔ ان کو مت جھڑکو۔ خواہ ان سے کوئی ایسا فعل ہی سرزد کیوں نہ ہو جائے۔ جو تم پر گراں گذرے۔ ان کو دھمکی نہ دو۔ تواضع اور انکسار سے پیش آؤ۔ اور ان کی نسبت اپنے پروردگار سے دعا طلب کرتے رہو۔ کہ مولا کریم! اُن پر رحم فرما۔ جیسا کہ وہ بچپن میں مجھ پر رحم اور شفقت کرتے تھے۔

دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے خدمت والدین کے متعلق کس طرح کھول کھول کر اپنے احکامات بیان کر دیئے ہیں تاکہ ایک مومن بندہ یہ نہ کہہ سکے کہ یہ احکامات مجھ پر واضح نہ تھے اسلئے ان کی تعمیل میں کوتاہی ہوئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ سے والدین سے حسن سلوک کی سفارش کی ہے پس جن وجودوں کے متعلق اللہ تعالیٰ خود سفارش کرے ان سے لاپرواہی کرنے والا کتنا بدنصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نسبت صرف یہ احکامات ہی بس نہیں کر دی بلکہ اپنے پیغمبر کو بتایا۔ کہ والدین کی رضا میں میری رضا اور ان کی ناراضگی میں میری ناراضگی پوشیدہ ہے۔ پس جو کوئی ان کو دکھ دیگا۔ اس کا رب اس پر ناراض ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ دوسرے گناہوں کی سزا اگر چاہیں تو قیامت تک اٹھا رکھیں گے۔ لیکن ماں۔ باپ کو دکھ دینے والے کو سزا اسی دنیا میں ضرور دے دیتے ہیں۔ اس میں تاخیر نہیں کی جاتی۔ پس کتنا خوش نصیب ہے وہ آدمی جو اپنے والدین کی خدمت میں لگا رہتا ہے لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بہت کم لوگ ہیں۔ جو اپنے ماں باپ کی خدمت پوری طرح کرتے ہیں جب کسی کی شادی ہو جاتی ہے۔ اور بچے پیدا ہونے لگتے ہیں تو وہ ایک ابتلاء میں آ جاتا ہے۔ اس کی ساری توجہ بیوی بچوں کی طرف پھر جاتی ہے۔ ماں۔ باپ کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے۔ گھر میں بہو کا راج ہوتا ہے۔ والدین کے آرام کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور ان کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ اگر بہو کی بے رخی اور بے التفاتی کی شکایت بھی کرتے ہیں تو شنوائی نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسری طرف بہو کی ہر بات کو درست تسلیم کیا جاتا ہے غرض ان کی آخری زندگی بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں گزرتی ہے۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہوتا ہے۔ آخری عمر میں سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اگر سہارا ہی دے پالے تو اس میں کرب کی اذیت ملی ہوئی ہو تو اس کا کیا فائدہ اسلئے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس عمر میں ان سے حسن سلوک کی سفارش کی ہے۔ اور فرمایا کہ ان کی خدمت میں کوتاہی نہ کرو۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے کوئی ناگوار بات بھی کریں۔ تو اُف تک نہ کرو گستاخی سے پیش نہ آؤ۔ ان کو مت جھڑکو بلکہ اللہ تعالیٰ سے ان کی نسبت رحم کی دعا کرتے رہو۔ یہی عمر تو ان کی خدمت کرنے کی ہے خوش نصیب آدمی کا کام یہ ہے کہ وہ اس عمر میں اُن کی طرف خاص توجہ کرے اور ان کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جس نے بوڑھے والدین کو پایا لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ پروردگار بتا۔ تیرا سب سے پیارا بندہ کون ہے؟ موسےٰ کا خیال تھا۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا راز و نیاز مجھ سے ہوتا ہے۔ اسلئے میں ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسےٰ! اس وقت مجھے سب سے پیارا ایک قصاب ہے جو تیرے شہر میں رہتا ہے۔ موسےٰ حیرت میں پڑ گئے۔ حق تعالیٰ سے دریافت کیا۔ پھر اس پتہ کی مدد سے موسےٰ اس قصاب تک پہنچ گئے موسےٰ کا خیال تھا۔ کہ دیکھوں کہ اس قصاب میں کونسی خوبی ہے۔ جو اسے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا گئی ہے۔ غرض قصاب کے نزدیک جا کر موسیٰ اس کے اعمال و افعال کا بغور مطالعہ کرنے لگے۔ مگر اس میں انہیں کوئی خاص بات نظر نہ آئی کسی کو چھیچھڑے کسی کو ہڈی کسی کو گوشت غرض اسی طرح وہ اپنا کام کرتا رہا۔ جب دکان بند کر کے قصاب گھر کو چلا تو موسےٰ بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔ اور اس کے گھر کو دیکھ لیا۔ جب رات ہوئی تو موسےٰ علیہ السلام نے قصاب کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ قصاب باہر نکلا اس سے کہا۔ کہ میں مسافر ہوں۔ اس شہر میں رات پڑ گئی ہے۔ آج کی رات میں آپ کا مہمان ہوں۔ قصاب قدرے تامل کے بعد موسےٰ کو اندر لے گیا۔ اور کمرہ کے ایک طرف اس کی رہائش کا بندوبست کر دیا۔ اب موسےٰ علیہ السلام اس کی حرکات و سکنات دیکھتے رہے۔ قصاب کی بیوی نے گوشت سے سالن تیار کیا۔ گرم گرم روٹیاں اور سالن لے کر قصاب اپنی بوڑھی ماں اور ضعیف والدہ کے پاس لے گیا۔ اس کے ہاتھ دھلائے۔ کھانا کھلایا۔ پھر اس کو دبانے بیٹھ گیا۔ جب کافی وقت گذر گیا۔ تو ماں نے کہا۔ بیٹا رات زیادہ ہو گئی ہے اب جا کر آرام کرو۔ قصاب نے کہا ماں! اب تو راضی ہے۔ کہنے لگی بیٹا [illegible]ل راضی ہوں۔ خدا رب بھی تم پر راضی ہو۔ فارغ ہونے کے بعد کھانا کھایا اور سو رہا۔ موسیٰ علیہ السلام یہ سارا معاملہ دیکھتے رہے۔ اور دل میں کہا کہ اس قصاب کی یہی ایک خوبی ہے۔ جو اسے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب بنا گئی ہے۔ تو دیکھو کہ کتنا بلند اور عظیم ہے رتبہ اس شخص کا جو والدین کی خدمت کرتا ہے۔

پس حق تو یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کے احسانات کا بدلہ اس دنیا میں دے ہی نہیں سکتا گو ساری عمر ہی ان کی خدمت میں کیوں نہ گذر جائے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہیں۔ میں ہر طرح ان کی خدمت کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ بستر پر ہی ان کو کھلاتا پلاتا ہوں رفع حاجت بھی وہیں کرتے ہیں۔ ان کے کپڑے بدلواتا ہوں۔ بستر بھی خود صاف کرتا ہوں بالکل اسی طرح جس طرح وہ مجھے بچپن میں پالتے تھے۔ کیا میں نے ان کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے۔ حضور نے سن کر فیصلہ کن لہجہ میں فرمایا کہ تجھے پالتے وقت وہ تیری حیات کی تمنا کرتے تھے۔ اور آج تو ان کی موت کا انتظار میں ہے۔ کہ کب وہ مرتے ہیں اور میں چھٹکارا حاصل کرتا ہوں۔ بھلا حق کیسے ادا ہوا؟

پس دنیا میں انسان کے لئے سب سے زیادہ قیمتی وجود اس کے والدین ہیں۔ جو ہر وقت اس کی بہتری اور خیر و برکت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ دنیا میں ان سے زیادہ خیر خواہ۔ اُن سے زیادہ ہمدرد۔ ان سے زیادہ ایثار اور قربانی کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اولاد کی طرف سے اگر ان کو دکھ بھی ملیں۔ تو بھی ان کی خیر خواہی میں کمی نہیں آتی۔ اپنے رب سے ان کی اصلاح اور بہتری کے لئے ہر وقت دست بدعا رہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ ان کو دکھ میں پڑا ہوا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے۔ ذرا اپنی بے چارگی۔ عجز اور بے بسی کا اظہار ان کے سامنے کر کے تو دیکھو کہ کس طرح ان کے دلوں میں شفقت اور محبت کا دریا جوش مارنے لگ جاتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ کون گناہ ہے جو ماں معاف نہیں کر سکتی۔ اور یہ صحیح ہے کہ ماں خدا کا جلوہ ہے۔ خدا کا پیار ہے۔ خدا کی خوشنودی ہے۔ اُسے خوش رکھنا لازمی ہے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے والدین کی خدمت میں لگ جائے۔ اور جو کچھ اس سے کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان کی تلافی کر کے اپنے رب کو راضی کرے کہ یہی ایک راستہ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے کا ہے ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۸۹

میں محمد یعقوب خان ولد میر عالم خان صاحب قوم بارکزئی پٹھان عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن A-۱۳۹ احمدیہ پارک ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان واقع پیر پنجائی ضلع پشاور مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد یعقوب خان A-۱۳۹ احمد پارک لاہور۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام خان A-۱۳۹ احمد پارک لاہور۔ گواہ شد:۔ کرامت اللہ خان EE ۲/۲۱ نشتر آباد پشاور شہر

مسل نمبر ۱۹۸۹۰

میں سعیدہ سلطانہ بنت کیپٹن ہدایت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن ۱۰۰ میورروڈ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولہ چھ ماشے
انگوٹھی طلائی ایک عدد ایک تولہ چھ ماشے
کانٹے طلائی ایک جوڑی ایک تولہ چھ ماشے ۹۷۵/-
۲۔ ایک عدد گھڑی قیمت ۹۵/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ بتا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ سعیدہ سلطانہ
گواہ شد:۔ ہدایت علی والد موصیہ ۱۰۰ میورروڈ لاہور
گواہ شد:۔ خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۲

میں ہاجرہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ہاجرہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب شیخ پور۔ گجرات۔
گواہ شد:۔ محمد شریف ولد خوشی محمد صاحب شیخ پور گجرات۔
گواہ شد:۔ میر نصر اللہ خان صدر جماعت احمدیہ شیخ پور گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۳

میں خورشیدہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور۔ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ خورشید بیگم زوجہ محمد شریف صاحب معرفت میر نصر اللہ خان صاحب شیخ پور۔
گواہ شد:۔ میر نصر اللہ خان شیخ پور گجرات۔
گواہ شد:۔ محمد شریف ولد خوشی محمد شیخ پور۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۴

میں حیات بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت اپریل ۱۹۲۹ء ساکن طاہر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ۳۲ روپے
نقد ۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حیات بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب
گواہ شد:۔ محمد اسماعیل خالد حال کھاریاں
گواہ شد:۔ محمد عبداللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۵

میں آمنہ بی بی زوجہ نوردad صاحب دکاندار قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے بذمہ خاوند
۲۔ ایک مکان واقع کھاریاں مالیتی ۱۵۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ آمنہ بی بی اہلیہ نوردad صاحب دکاندار مین بازار کھاریاں۔
گواہ شد:۔ نوردad ولد نظام دین مین بازار کھاریاں خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ نوردad ولد کرم دین کھاریاں ضلع گجرات۔

تین دکانیں برائے فروخت

رحمت بازار ربوہ میں نہایت باموقعہ تین دکانیں جن کے پیچھے رہائشی مکان بھی ہے اور دوسری منزل پر ایک کمرہ بھی تعمیر ہے (پلاٹ ۱/۱۱) کونے کا پلاٹ نہایت باموقعہ اور ہر طرف سڑک لگتی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات ملیں۔ دستخط محمد لائلپوری کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۹ ماہ ۱۶/- سولہ روپے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصّہ لینے والی

خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ ناظرین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۴۹ - محترمہ محمودہ ڈار صاحبہ کوئٹہ ۔۔ — ۳۱۷

۷۵۰ - محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیگم محمد افضل صاحب گھوگھیاٹ میانی۔ ضلع سرگودھا ۔۔ — ۳۰۰

۷۵۱ - محترمہ سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم سید سعید احمد صاحب سمن آباد - لاہور ۔۔ — ۳۰۰

۷۵۲ - محترمہ عذرا بیگم صاحبہ بیگم لفٹننٹ چوہدری ظفر اللہ صاحب باجوہ سید والہ ضلع شیخوپورہ ۔۔ — ۳۰۰

۷۵۳ - محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیگم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۔۔ — ۴۲۲

۷۵۴ - لجنہ اماء اللہ کریانوالہ ضلع گجرات ۔۔ — ۴۰۵

۷۵۵ - لجنہ اماء اللہ گولیکی ضلع گجرات ۔۔ — ۳۳۶

۷۵۶ - لجنہ اماء اللہ چک ۱۶۲ منگلہ ضلع سرگودھا ۔۔ — ۳۷۳

۷۵۷ - لجنہ اماء اللہ چک ۱۶۹ مردو محمود آباد ضلع بہاولنگر ۔۔ — ۳۷۶

۷۵۸ - لجنہ اماء اللہ برہمن بڑیا مشرقی پاکستان ۔۔ — ۳۲۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

"وقارِ عمل"

یعنی وقار کے ساتھ کام کرنا اور کسی بھی کام کو کرنے میں عار نہ سمجھنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

اس سے "ایک تو نکمّا پن دور ہوگا - دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح بھی پیدا نہ ہوگی"

پس "ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے"

تمام اطفال الاحمدیہ اپنی مجالس میں وقار عمل کی روح پیدا کریں اور وقارِ عمل کر کے اطلاع دیتے رہیں۔

(سیکرٹری صحت و ایثار اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وباؤں کا دفاع

مختلف قسم کی وباؤں کے جراثیم کمزور طبیعتوں اور کمزور بچوں پر بڑی جلدی اثر انداز ہوتے ہیں - احمدی بچوں کو اپنی صحت کی حفاظت کے پیشِ نظر صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس رہنا چاہیئے اور بدن کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے غذا سادہ اور حیات ستھری استعمال کریں۔ کچی سبزیوں اور پھلوں کو لال دوا کے محلول سے دھو کر استعمال کریں۔ نزلہ زکام اور انفلوئنزا سے بچنے کے لئے صبح شام دارچینی کا قہوہ ازحد مفید ہے۔

(سیکرٹری صحت و ایثار اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصّہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ ملح ۱۳۴۹ھش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی ہیں اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے

"جزاھن اللہ احسن الجزاء" فرمایا

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو جنہوں نے تاحال حصہ نہیں لیا کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کے ساتھ حضور انور کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرکز کے ساتھ تعلق

روحانی جماعتوں کی زندگی کا ایک اہم ثبوت یہ ہوتا ہے کہ ان کا مرکز کے ساتھ تعلق ہو اور مرکز کو اپنی کارگزاری سے آگاہ رکھا جائے۔

مگر تاحال بہت سی مجالس اطفال الاحمدیہ ایسی بھی ہیں جو مرکز کو باقاعدہ رپورٹس ارسال نہیں کرتیں۔ ہرماہ کی پندرہ تاریخ سے قبل مرکز میں رپورٹ بھجوانا ہر قائد کا فرض ہے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت کی واپسی اور قائدین کا فرض

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے پاس مرکز کی طرف سے بارہ عدد "رپورٹ فارم" بطور امانت موجود ہیں۔ ہرماہ کی پندرہ تاریخ سے قبل ایک ایک کر کے ان رپورٹ فارموں کو واپس کرنا ہر قائد مجلس کا فرض ہے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ کے والد میاں نور دین سیکھوانی حال ربوہ محلہ دارالرحمت شرقی (ب) درد گردہ کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ میرے بھی بھائی بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ خاکسار گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے بہت پریشان ہے اور میری دو بچیاں جو کہ والدہ کے بغیر پرورش پا رہی ہیں ان کی صحت کے لئے تمام بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

کریم الدین حلقہ جہال خانوروالہ لائل پور

۲۔ میری چھوٹی بچی امۃ الرحمن ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

۳۔ مکرم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ دمہ سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ ہاشمی صاحب موصوف سلسلہ کے نہایت ہی مخلص کارکن ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآن کریم کی ایک ایسی فضیلت جس میں اس کے ساتھ اور کوئی کتاب شریک نہیں

وہ پہلی کتب کی حقیقت کو بھی واضح کرتا اور پہلے نبیوں پر عائد شدہ الزامات کو دور کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"غرض طٰسٓمٓ میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات لطیف۔ سمیع اور مجید کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس سورۃ میں خدا تعالیٰ کے عالم اسرار ہونے اُس کے محسنِ عظیم ہونے اور اُس کے سمیع الدّعا ہونے اور اس کے صاحبِ عظمت وجبروت ہونے پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان صفات کو واقعات کے رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں پہلی بات ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔ یہ آیات ایک ایسی کتاب کی ہیں جو ہر ایک حقیقت کو خوب کھول کر بیان کرنے والی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کتاب کو نازل کرنیوالا خدا انسان کی تمام ضروریات کو جانتا اور اسکی فطرت کے مخفی اسرار تک سے آگاہ ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مبین کا لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی استعمال ہؤا ہے۔ نور کے متعلق بھی استعمال ہؤا ہے فضل کے متعلق بھی استعمال ہؤا ہے حق کے متعلق بھی استعمال ہؤا ہے۔ اسی طرح اور کئی چیزوں کے متعلق بھی استعمال ہؤا ہے مگر کسی الہامی صحیفہ کے متعلق سوائے قرآن کریم کے مبین کا لفظ استعمال نہیں ہؤا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے متعلق صرف ایک دفعہ یہ مضمون بیان ہؤا ہے مگر وہاں مستبین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ کہ مبین کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ (الصّٰفّٰت ع ۴) ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں کو ایک کامل کتاب دی جس میں تمام احکام بیان کئے گئے تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم دونوں مضمونوں میں فرق کرتا ہے قرآن کریم میں یہ لفظ اس کی نسبت بارہ دفعہ استعمال ہؤا ہے۔ دس دفعہ کتاب کے ساتھ اور دو دفعہ قرآن کے لفظ کے ساتھ۔ پس ایک جگہ مستبین اور دوسری جگہ مبین کا لفظ استعمال کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ وضاحت اور دوسری جگہ وضاحت اور ایضاح کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کیونکہ اِسْتِبَانَ کے معنے واضح ہو جانے کے ہیں اور اَبَانَ کے معنے واضح ہونے کے بھی ہیں اور واضح کر دینے کے بھی ہیں۔ پس قرآن کریم کے متعلق مبین کا لفظ استعمال فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم کو دوسری کتب پر یہ ایک زائد فضیلت حاصل ہے کہ وہ نہ صرف خود اپنے مطالب کے لحاظ سے واضح ہے اور ایسی صداقتیں بیان کرتا ہے جو ایک ثابت شدہ حقیقت ہوتی ہیں بلکہ وہ موضح بھی ہے یعنی وہ دوسری الہامی کتب کی صداقتوں کو بھی واضح کرتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی فضیلت قرآن کریم کو حاصل ہے جس میں اُس کے ساتھ اور کوئی کتاب شریک نہیں۔ باقی جس قدر الہامی کتب ہیں انکا صرف اس قدر کام تھا کہ وہ اپنے مطالب کو واضح کر دیتیں اور اپنے مدعا کو ظاہر کر دیتیں کیونکہ وہ صرف ایک ایک قوم کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی تھیں ان کو اِس سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ باقی کتب جھوٹی ثابت ہوتی ہیں یا سچی۔ باقی انبیاء جھوٹے ثابت ہوتے ہیں یا سچے۔ باقی قومیں خدا تعالیٰ کے نور کی وارث ثابت ہوتی ہیں یا محروم ثابت ہوتی ہیں۔ وہ صرف اپنے ذکر کو لے لیتی تھیں یا اپنے حلقہ اور دائرہ تک محدود رہتی تھیں۔ لیکن قرآن کریم چونکہ سب اقوام کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے آیا ہے وہ نہ صرف بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے تمام احکام کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اُن کے ہر گوشہ کو بے نقاب کرتا ہے بلکہ وہ پہلی کتابوں کی حقیقت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور پہلے نبیوں پر عائد شدہ الزاموں کو دُور کرتا ہے اور پہلی کتب کی کوتاہیوں کو دلائل کے ذریعہ اعتراضات سے پاک کرتا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اس وقت چار میٹرک بجے۔ وی، تین ایس۔ وی اساتذہ اور ایک ٹرینڈ ڈرائینگ ماسٹر کی فوری ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے حال ہی میں ازراہِ نوازش ان اساتذہ کی ابتدائی تنخواہیں اور گریڈز گورنمنٹ گریڈز کے قریب قریب مقرر فرما دیئے ہیں۔ میں اُن مخلصین سے جن کی بڑی خواہش ہے کہ وہ مرکز میں رہ کر حضور کے منشاء مبارک کے مطابق قوم کے بچوں کی تربیت میں حصہ لے کر دین و دنیا میں سرخرو ہوں اور اُس سکول کے اساتذہ میں شمار ہوں جس میں ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور کئی ایک دیگر اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم کام کر چکے ہیں اور جس کے فارغ التحصیل طلباء میں سے بیسیوں مبلّغ بن کر ایک دنیا کو راہِ ہدایت دکھا کر اپنے مولیٰ سے جا ملے اور سینکڑوں اس مبارک راستہ پر گامزن ہیں اور آئندہ ہوں گے انشاء اللہ۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے اور صدقہ جاریہ کے طور پر حصولِ ثواب کا موقع ہے۔ دُنیا تو انسان بہت کماتا ہے لیکن مبارک وہ ہے جو دنیا کے ساتھ ساتھ دین بھی کمائے۔ اور جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے رب سے ملے تو اس کا چہرہ منور ہو اور دل مطمئن۔ پس مَیں اُن نوجوانوں۔ ٹرینڈ ایس۔ وی اور جے۔ وی اساتذہ سے جو ابھی تک ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں یا تھوڑا عرصہ قبل ہی ملازمت حاصل کر چکے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں امیر مقامی کی تصدیق سے میرے نام جلد ارسال کریں۔ ایسے مبارک مواقع بار بار نہیں آتے۔ اور جب آتے ہیں تو انہیں پانچ دس روپیہ ماہوار کے تفاوت کی بناء پر ضائع کر دینا کسی عقلمند اور مخلص قوم کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی کرے۔ آمین۔

حبیب الرحمان ملک

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۳ر فروری۔ نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی اور خاکسار کی خوش دامن کا ۱۲ر فروری ۱۹۷۰ء کو رات ۱۱ بجے ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ تین چار سال سے علیل تھیں اور گزشتہ ایک ہفتہ سے طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی تھی گزشتہ جمعہ کے روز مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب گھوکھر جو مرحومہ کے داماد تھے کی اچانک وفات کی خبر بڑے صبر کے ساتھ سُنی اور خدا تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنے کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ مرحومہ لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں مقیم رہیں۔ نیروبی کی لجنہ کی سالہا سال تک صدر رہیں۔ بہت کریم النفس۔ غریب پرور۔ مہمان نواز اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی سلسلہ کے لئے خاص غیرت رکھنے والی تھیں مبلّغین سلسلہ اور واقفینِ زندگی اور ان کے اہل وعیال کے ساتھ بالخصوص محبت شفقت اور عزت کا سلوک فرماتیں۔ اسلام واحمدیت کے مسائل سے خوب واقف اور دینی تعلیم و تلقین میں خاص شغف تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مخدوم ومحترم جناب قاضی عبدالسلام صاحب نے سالہا سال جس خندہ پیشانی وجاں فشانی کے ساتھ علاج معالجہ اور تیمارداری کے فرض کو ادا کیا ہے وہ حسنِ معاشرت کا ایک بہترین اور قابلِ رشک نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور جملہ افرادِ خاندان اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

مرحومہ کے دو لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ لڑکے انگلستان میں ہیں۔ دو لڑکیاں افریقہ میں اور چار لڑکیاں پاکستان میں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بچوں اور جملہ پسماندگان کا حافظ وناصر ہو اور انہیں صبرِ جمیل عطا کرے اور ہر طرح ان کو اپنی امان میں رکھے۔ آج ۱۳ر فروری بروز جمعہ کسی وقت نماز جنازہ وتدفین ہوگی۔ انشاء اللہ۔

احبابِ جماعت سے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)